مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

کفر کا گڑھ مشرق کی طرف ہے۔ گھوڑے اَور اُونٹ والوں میں تکبر اَور اَکڑ ہوتی ہے
دیہاتی زور سے بولتے ہیں۔ جمعہ شہروں میں ہوگا دیہاتوں میں نہیں

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 63 سائیڈ B 1986 - 12 - 12)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہٖ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہٖ اجمعین امابعد !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ یمن میں خیر، دِلوں کی نرمی پائی جاتی ہے اَور وہ اِتنی زیادہ ہے کہ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَّۃٌ اِیمان یمنی ہے اَور حکمت ہے تو یمنی۔ حکمت کہتے ہیں کہ نبی نہ ہو اَور صحیح راستے پر چلے، بغیر نبوت کے صحیح چیز تک پہنچ جائے یہ حکمت کہلاتی ہے اَلْاِصَابَۃُ مِنْ غَیْرِ النُّبُوَّۃِ نبوت کے بغیر صحیح چیز تک پہنچ جائے تو لقمانِ حکیم جو کہلاتے ہیں وہ بھی اِسی لحاظ سے کہ وہ نبی نہیں تھے مگر اللہ کی ہدایت اُن کے ایسے شاملِ حال تھی کہ وہ صحیح راستے پر چلتے رہے صحیح باتیں کرتے رہے صحیح ہی باتیں اُن کی سمجھ میں آتی تھیں اِلہام ہوتی تھیں۔

اِسی طرح آقائے نامدار ﷺ نے جس طرف شر ہے وہ بھی بتلایا کہ رَأْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مدینہ طیبہ سے جانبِ مشرق بنتی ہے وہ جگہ جہاں کفر کا گڑھ تھا '' رَأْسُ الْکُفْرِ '' کفر کا سَر یعنی گڑھ کفر کی چوٹی کفر اِنتہائی پہنچا ہوا ہے چوٹی تک، وہ جگہ اَگر ہے تو مشرق کی سمت ہے وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ اَور تکبر اَور اَکڑ اِتراہٹ یہ اُن لوگوں میں پائی جاتی ہے جو گھوڑے اَور اُونٹ رکھتے ہوں

وَالْفَدَّادِیْنَ اَوروہ لوگ کہ جواہلِ وَبَر ہیں اَورآواز زور سے نکالتے ہیں تو دیہات میں رہنے والے جنگل میں رہنے والے جولوگ ہوتے ہیں اُن کو زور سے بولنا ہی پڑتا ہے اَصل میں، کیونکہ اگر وہ آہستہ بولیں تو آواز ہی نہیں جائے گی جنگل میں، کمرے میں تو آواز گونج جاتی ہے سُنائی دے سکتی ہے لیکن جنگل میں جس آواز سے کمرے میں بول رہے ہیں اگر بولیں تو وہ کسی کو سُنائی نہیں دے گی وہ خود ہی سُنے گا آدمی ،تو اُنہیں زور سے بولنا پڑتا ہے یعنی زور سے بولتے ہیں تو آواز اُن کی بڑھتی بھی ہے۔

آواز گھٹتی بڑھتی ہے :

اَور آواز کا یہ قاعدہ ہے کہ وہ بڑھتی چلی جاتی ہے آدمی اگر کوشش کرے تو رفتہ رفتہ آواز بڑھ جاتی ہے۔قرآنِ پاک میں ہے یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَایَشَآءُ اللہ تعالیٰ مخلوق میں جو چاہے بڑھا دیتا ہے تو اِسی میں ایک قراءت ہے یَزِیْدُ فِی الْحَلْقِ حلق میں یعنی گلے میں اللہ تعالیٰ جو چاہیں بڑھا دیتے ہیں اِس کو کہتے ہیں کہ آواز جو ہے وہ بڑھ بھی جاتی ہے۔تو یہ لوگ جو جنگلوں میں رہتے ہیں دیہات میں رہتے ہیں یا اِسی طرح سے خانہ بدوش ہیں کہ وہ خیمے کہیں ڈال لیے اَور رہ گئے بکریاں بھی وہیں ہیں اُونٹ بھی وہیں ہیں چارہ بھی کہیں سے حاصل کرلیا اِس طرح سے جو رہتے ہیں اُن لوگوں کے مزاجوں میں سختی آجاتی ہے۔

وَالسَّکِیْنَۃُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ [1] بکریاں جو لوگ پالتے ہیں اُن میں تواضع اَور سکینہ ہوتا ہے۔

اہلِ مشرق میں فتنہ اَور دِلوں کی سختی :

اِس حدیث شریف میں بھی یہی آیا ہے کہ فتنے اِس طرف سے ہوں گے اِس سے آگے جو حدیث آرہی ہے اُس میں بھی یہی آرہا ہے مِنْ ھٰھُنَا جَاءَ تِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مشرق کی سمت سے فتنے آئے یا فتنے ہوں گے۔ایک دفعہ یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ غِلَظُ الْقُلُوْبِ دِلوں کی سختی اَور جفاء یہ اہلِ مشرق میں ہے۔

اہلِ حجاز کی تعریف :

اَور اِیمان اہل حجاز میں ہے جیسے پہلے تعریف آئی اُوپر اہلِ یمن کی اِسی طرح اہلِ حجاز کی بھی تعریف

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲

آئی کہ اُن میں اِیمان ہے۔اَب یہ اُس دَور کی بات ہے یا (بعد میں بھی) رہے گا،تو جو اُس دَور میں تھا وہ بعد میں بھی رہے گا اُور اِسی طرح ہوا۔اِرشاد یہ بھی فرمایا ہے کہ ربیعہ اُور مُضر [۱] اِن دونوں میں سختی ہے اَب ربیعہ کا تو ایک وفدعبدالقیس قبیلہ ہے اُن کا، وہ تو آ گیا اُور اُس کو رسول اللہ ﷺ نے پذیرائی بخشی ہے اُور وہ لوگ بعد میں بھی اِیمان پر قائم رہے ہیں جس زمانے میں اِرتداد ہوا زکٰوۃ دینے سے بھی اِنکار کر دیا اُور معاذ اللہ اِرتداد میں دین سے پھرنے شروع ہوگئے لوگ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دُنیا سے رُخصت ہوتے ہی بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہاں لشکر بھیجے اُن میں یہ لوگ جو ہیں عبدالقیس والے یہ ثابت قدم رہے ہیں اُور اِن پر حملے ہوئے اُور اِن میں سے بہت سے شہید ہوئے۔

جمعہ شہروں میں، حنفی مسلک اُور اُس کی وجہ :

اُور اِن ہی کی جگہ تھی وہ کہ جہاں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جُمعہ ہونا شروع ہوگیا تھا ورنہ جمعہ جو تھا وہ صرف دو جگہیں ہوتا تھا ایک مدینہ طیبہ میں اُور فتحِ مکہ مکرمہ کے بعد مکہ مکرمہ میں اُور تیسری جگہ یہاں یعنی آدمیوں کی تعداد کہ جہاں بیس مسلمان ہوں یا تیس ہوں یا چالیس ہوں یا پچاس ہوں اُن پر نہیں تھا مدار کہ آبادی پر ہو جمعہ بلکہ جمعہ شہروں ہی میں تھا اُور وہ تین ہی جگہ صرف ہوتا تھا تو اِن کی جو مرکزی جگہ تھی وہ ''جُوَاثٰی'' تھی اُور جُوَاثٰی ایک قلعہ بھی تھا وہاں منڈی تھی لوگ اِدھر اُدھر سے آتے تھے جُوَاثٰی ہی میں تو اِس وجہ سے یہی حنفی مسلک بنا کہ شہروں میں جمعہ ہوگا دیہات میں نہیں ہوگا اُور آبادی پر نہیں ہے آدمیوں کی تعداد پر نہیں ہے پچاس ساٹھ ہوں اگر،تو یہ بات نہیں ہے بلکہ شہر ہونا چاہیے۔

یہ لوگ ربیعہ والے تو ٹھیک رہے ہیں بالکل، ربیعہ کا وفد آیا ہے دو دفعہ آیا ہے ایک سن چھ میں آیا ہے ایک سن آٹھ میں آیا ہے دو مرتبہ یہ لوگ آئے ہیں ،رسول اللہ ﷺ نے اِنہیں مرحبا بھی کہا ہے مرحبا کا مطلب یہی ہے کہ خوش آمدید جسے کہا جائے بہت اچھے آئے غَیْرَ خَزَایَا وَلَانَدَامٰی نہ رُسواء ہوئے نہ نادم کوئی حرکت کرتے بُری اُور شکست کھاتے تو اُس پر نادم ہوتے اُور اگر شکست زیادہ بُری طرح ہو جاتی تو رُسوا بھی ہوتے تو نہ تم رُسواء ہوئے نہ نادم ہوئے بہت اچھی طرح آ گئے تم لوگ، وہ مسلمان ہوگئے۔

درمیان میں اِن کے راستے میں ایک قبیلہ آتا تھا ''مُضَرْ''، اَب مُضَرْ جو ہیں یہ رسول اللہ ﷺ

---

[۱] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲

کے اَجداد میں بنتے ہیں مگر اہلِ مکہ اِیمان لانے میں متأخر رہے پیچھے رہے اِسی طرح مُضَر والے جو اَجداد میں تھے وہ پیچھے رہ گئے اَور یہ جو ہیں '' رَبِیْعَہ '' یہ بنتے ہیں اَصل میں چچا کی اَولاد رسول اللہ ﷺ کی، اُوپر جد کی طرف جائیں تو وہاں دو بھائی تھے دُوسرے بھائی کی اَولاد یہ ربیعہ قبیلہ بنتا ہے یہ اِسلام لانے میں مقدم ہو گئے پہلے لے آئے اِسلام قبول کرلیا تو یا تو یہ کہا جائے کہ یہ بات اُس وقت تھی اُس وقت کی حالت ذکر فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ اِیمان اُن لوگوں میں ہے یمن والوں میں ہے حجاز والوں میں ہے اَور سختی جو ہے وہ اُس طرف ہے اَور یا بعد کے لیے بھی ہے کہ فتنے اِدھر ہوں گے۔

چنانچہ یہاں آتا ہے حدیث شریف میں کہ رسول اللہ ﷺ نے دُعاء فرمائی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا خداوندِ کریم شام میں ہمیں برکت دے اَب شام تو اُس وقت تک فتح بھی نہیں ہوا تھا وہاں رُومی حکومت تھی مگر دُعاء دی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابۂ کرامؓ میں کچھ تھے جنہوں نے عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا نجد میں بھی! تو آپ نے پھر وہی دوہرا دی دُعاء اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا پھر اِن لوگوں نے عرض کیا نجد کا ذکر کیا۔

''نجد'' کا جغرافیہ :

''نجد'' کہتے ہیں اُونچے حصے کو کہ یہ سائڈ جو ہے مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب وہ اُونچائی پر ہے تو وہ نجد ہے تو تیسری دفعہ آپ نے اِرشاد فرمایا جہاں تک اِنہیں یاد ہے کہ وہاں تو زلزلے ہوں گے اَور فتنے ہوں گے اَور وہیں شیطان طلوع کرے گا [1] اَور یہ حصہ بنتا ہے نجدیوں کا اَور نجدی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بارے میں ہے ہی نہیں یہ تو بنتی ہے عراقیوں کے بارے میں کیونکہ عراق میں بڑے فتنے ہوتے رہتے ہیں پیدا، وہیں حضرتِ حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے وہیں حضرتِ علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے وہیں خوارج پیدا ہوئے وہیں شیعہ پیدا ہوئے دونوں طبقے وہیں پیدا ہوئے اَور وہیں یہ پلے اَور بڑھے ہیں تو یہ ہمارے بارے میں نہیں ہے یہ عراق والوں کے بارے میں ہے۔ اَور نجد کا جو حصہ اَب ہے اَصل میں وہ حصہ نجد کا تھا بھی نہیں کیونکہ وہ حصہ جو اَب نجد کا ہے اُس میں دَمَّامْ ہے اَلْخُبَرْ ہے ظَھْرَانْ ہے یہ نجد کا حصہ ہے آج، صوبۂ نجد ہے یہ، لیکن اُس زمانے میں یہ ظہران، دَمّام، الخبر وغیرہ یہی حصہ عبدالقیس کا تھا یہی جُوَاثی ہے یہی '' بحرین '' کہلاتا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۲

بَحْرَیْن :

تو بحرین ایک تو چھوٹا سا جزیرہ ہے اَور ایک وہ ہے جو جزیرے کے قریب جو سعودی عرب کا حصّہ ہے یہ بھی بحرین ہی ہے اِس کو بھی بحرین ہی کہتے ہیں تو وہ حصّہ جو اَب نجد میں داخل ہے اُس کا کافی حصّہ تو وہ بنتا ہے جو ربیعہ کا تھا اَور خارج تھا نجد سے تو نجد کا حصّہ اَور اُوپر والا بنتا ہے جو مدینہ طیبہ سے جانبِ مشرق بنا اُس میں ''ریاض'' آتا ہے یا اَور اُوپر کے حصّے وہ عراق کی طرف بھی بن جاتا ہے کچھ حصّہ اُس کا ایسا ہوسکتا ہے۔

شدت اَور نجدی :

تو یہ نجدی لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا نہیں مراد، اُن کا مراد ہے اَور شدت یہاں بھی پائی گئی اِس میں کوئی شک نہیں ہے یہ محمد بن عبدالوہاب یہ نجد ہی میں ہوئے ہیں اَور اِن میں شدّت پائی جاتی ہے اَور جاہلیت بھی پائی جاتی ہے اَور صفات کے بارے میں بھی اِن کا اِختلاف پایا جاتا ہے اُمت کے دُوسرے تمام طبقوں سے کچھ صفاتِ اِلٰہیہ کے بارے میں بھی ہے۔تو یہ حصّہ جو بالکل شمال کا بنتا ہے یہ اُس زمانے میں نجد بنتا تھا وہ اَور اُس سے اُوپر کا حصّہ عراق کا یہ سب کے سب حصّے وہ ہیں کہ جن میں غلط عقائد اَور غلط چیزوں والے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے تو اِسی طرح سے اَب تک چلا آتا رہا ہے۔

بصرہ :

ایک حدیث شریف میں بصرے کے بارے میں تعریف بھی آئی ہے اَور ایک حدیث شریف میں بصرے کے بارے میں بُرائی بھی آئی ہے تو بصرہ بھی ایسی جگہ بنتی ہے کہ اُس کے بارے میں اچھائی کے کلمات نہ اِرشاد فرمائے گئے بصرے میں ہوا بھی ہے اَیسا حضرتِ طلحٰہ رضی اللہ عنہ وہیں شہید ہوئے حضرتِ زبیر رضی اللہ عنہ وہیں شہید ہوئے جَمَلْ کی لڑائی وہیں ہوئی اَور دُوسری خرابیاں جو اَور بعد میں آنے والی ہوں گی اب تک بھی نہیں آئیں ہیں وہ بھی ہوسکتا ہے کہ وجود میں آئیں۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے مختلف علاقوں کے بارے میں مختلف اَقوام کے بارے میں اِشارات فرمائے ہیں اَور وہ اِشارات جو ہیں بلا شبہ صادق آتے ہیں آج تک صادق آتے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت دے اَور آخرت میں آپ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔(اختتامی دُعاء) ✿✿